جلد ۲۹ | ۳ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | ۳ ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۲۶

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۱۔ رمضان ۱۳۶۰ھ

حکومتِ وقت کی اطاعت ہر احمدی کا مذہبی فرض ہے

ڈلہوزی میں پولیس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوٹھی پر جن خلافِ قانون اور شرارت آمیز حرکات کا ارتکاب کیا۔ ان کے خلاف اخبار "پرتاپ" (۱۹ ستمبر) نے بھی جو ہندو پریس میں امتیازی درجہ رکھتا ہے۔ آواز اٹھائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "پولیس کا طریقِ عمل اس بناء پر افسوسناک ہے۔ کہ جن اشخاص کے نام کوئی شخص خلافِ آئین لٹریچر بھیجدے۔ انہیں فوراً مجرم سمجھ لیا جائے۔ یہ طرزِ عمل سراسر غلط اور دل آزار ہے"۔

اس کے ساتھ ہی معاصر موصوف نے ایک ایسی بات لکھی ہے۔ جو ممکن ہے۔ عام حالات میں کبھی درست ثابت ہو جائے لیکن جماعت احمدیہ کے متعلق اس قسم کی قیاس آرائی سراسر غلط ہو گی۔

جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے معاصر "انقلاب" نے بھی بہت پُر زور الفاظ میں پولیس کی ان حرکات کے خلاف اظہار رائے کیا ہے۔ اخبار "پرتاپ" اس کے ایک فقرہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے "معاصر "انقلاب" نے پولیس کی اس حرکت کو افسوسناک قرار دیا ہے۔ اور وہ بلاشبہ افسوسناک ہے۔ لیکن اس بناء پر کہ قادیانیوں کے متعلق کسی سرکاری یا غیر سرکاری آدمی کو یہ شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ حکومت کے خلاف باغیانہ لٹریچر کی اشاعت میں شریک ہو سکتے ہیں پھر اگر اس گروہ کے امام کا صاحبزادہ بھی ایک ایسے معاملہ میں محل شبہات بن سکتا ہے تو...... کیونکہ بڑے سے بڑے سرکار بھگت کا لڑکا بھی باغی ہو سکتا ہے۔ اور عام طور پر قدرت توازن پورا کرنے کے لئے ایسے لوگوں کے لڑکوں کو آزاد بنا دیتی ہے"۔

یہ صورت ان حالات میں تو ممکن ہے۔ جب حکومت کی اطاعت کسی پالیسی کے ماتحت ہو۔ یا کسی دنیوی غرض و غایت کے باعث کی جائے لیکن وہ جماعت جو حکومتِ وقت کی اطاعت اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہو۔ جس کے بانی نے اسے یہی تعلیم دی ہو۔ اور جس کا موجودہ امام اسی تعلیم پر کاربند رہنا جماعت کا دینی فرض قرار دیتا ہو اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس کا کوئی فرد حکومتِ وقت کے خلاف "باغی" بن سکتا ہے۔ سراسر غلط ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کو کوئی ایسی ٹھوکر لگے۔ کہ وہ حکومتِ وقت کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکنے کی کوشش کرے۔ لیکن اس قسم کی کوشش کرنے سے قبل اسے اسلام کی تعلیم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کا۔ اور خلیفۂ وقت کو بیعت کا جوا اتارنا پڑے گا۔ یعنی جماعت احمدیہ سے وہ اپنے آپ کو خارج کرے گا۔

پس جب کوئی ایسا شخص احمدی ہی نہیں رہ سکتا۔ جو حکومتِ وقت کے خلاف کسی رنگ کی بغاوت میں اپنے آپ کو ملوث کر سکے۔ تو یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ کوئی احمدی حکومت کے خلاف کسی باغیانہ فعل میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے اسے اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف قرار دیا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خود بھی یہی تعلیم بارہا جماعت کے سامنے پیش فرما چکے ہیں۔ ذیل میں چند حوالے بطور مثال درج کئے جاتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں "میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے۔ کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں۔ اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔ کیونکہ وہ ہمارے دینی مقاصد میں حارج نہیں ہیں"۔ (ضرورت الامام صفحہ ۲۳)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:- "میں اپنی جماعت کو کہتا ہوں۔ کہ وہ ایسے لوگوں کا نمونہ اختیار نہ کریں۔ بلکہ پوری ہمدردی اور سچی خیر خواہی کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اور عملی طور پر بھی وفاداری کے نمونے دکھائیں۔ ہم یہ باتیں کسی صلہ یا انعام کی خاطر نہیں کرتے۔ ہم کو صلہ یا انعام اور دنیوی خطابات سے کیا غرض۔ ہماری نیات کو علیم خدا خوب جانتا ہے۔ ہمارا کام محض اس کے لئے اور اس کے امر سے ہے۔ اسی نے ہم کو تعلیم دی ہے کہ محسن کا شکر کرو۔ ہم اس شکر گزاری میں اپنے مولیٰ کریم کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور اسی سے انعام کی امید رکھتے ہیں"۔ (خطبہ عید الفطر ۲۔ فروری ۱۹۱۰ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سورہ یونس کی ایک آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:- "یہاں ایک عظیم الشان سیاسی بات بیان کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں حکم ہے۔ کہ ہم بادشاہ کی فرمانبرداری کریں"۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۱۲۴)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے حکومت کے متعلق جماعت احمدیہ کی تعلیم بالکل واضح ہے اب اگر کوئی اس کے خلاف کرے۔ اور اس کی اطلاع خلیفۂ وقت کو پہنچے۔ تو خواہ وہ کوئی ہو قبل اس کے کہ حکومت اس کے خلاف کوئی کارروائی کرے۔ خلیفۂ وقت اس سے باز پرس کرے گا۔ اور قصور وار ثابت ہونے پر جماعت سے الگ کر دیگا۔ اور پھر ایسے شخص کو جماعت احمدیہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کا کوئی حق نہ ہو گا۔

پس ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ احمدیوں کے متعلق کسی سرکاری یا غیر سرکاری آدمی کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ حکومت کے خلاف باغیانہ لٹریچر کی اشاعت میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی اس قسم کا شبہ کرتا ہے۔ تو یا تو دیدہ دانستہ جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے اور اس کی ترقی کے رستہ میں روک بننے کی کوشش کرتا ہے۔ یا پھر سلسلہ احمدیہ کی تعلیم اور نصف صدی سے زیادہ عرصہ کے عمل سے قطعاً ناواقف ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان یکم اخاء ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ آج حضور کی پٹی تبدیل کی گئی۔ زخم کی حالت اچھی ہے۔ دن میں طبیعت اچھی رہی۔ اس وقت کچھ سردرد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر اور کان میں درد بدستور ہے دعائے صحت کی جائے۔

یہ خبر افسوس کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ کہ مکرمہ عزت بی بی صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجہ اوّل سے دوسرے فرزند جناب مرزا فضل احمد صاحب کے عقد میں تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماموں زاد بھائی مرزا علی شیر صاحب کی لڑکی تھیں۔ کل شام بوقت پانچ بجے بعمر اسّی سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ نہیں تھیں۔ مگر چند سال سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت میں داخل ہو چکی تھیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے کل بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کی قبر کے ساتھ جو عام قبرستان کے پاس ایک احاطہ میں ہے دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

فاستبقوا الخیرات

آجکل ماہ رمضان المبارک ہے۔ صدقہ وخیرات اس ماہ میں زیادہ کرنے کا حکم ہے۔ وصیت کے متعلق کئی دفعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کم از کم قربانی ہے۔ مومن کو اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ رمضان شریف میں جہاں احباب صدقہ وخیرات کریں۔ وہاں وصیت میں زیادتی کرنے کی بھی کوشش کی جائے

شیخ محمد یعقوب صاحب ولد حاجی تاج محمود صاحب چنیوٹی حال کلکتہ سے اپنی وصیت نمبر ۵۱۳۱ بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۳ حصہ کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضلوں سے مالامال کرے۔ دوسرے موصیوں کو بھی اس قربانی میں ترقی کرنی چاہیئے۔ رمضان المبارک اس کے لئے بہترین ایام ہیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ کی ضرورت

نظارت ہذا میں ایک مبلغ کی اسامی خالی ہوئی ہے۔ جس پر جامعہ احمدیہ قادیان کی مبلغین کلاس پاس شدہ امیدوار مقرر کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ بمعہ تصدیق مقامی پریذیڈنٹ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اگر کوئی سابقہ تجربہ ہو تو اسکا بھی ذکر کیا جائے؛ (ناظر تعلیم و تبلیغ قادیان)

جماعتوں کے کارکن اسے پڑھ لیں!

جن جماعتوں کے کارکن اپنی جماعت کے وعدے ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں سو فیصدی پورے کر دیں گے۔ ان کے نام اسی تاریخ کو دعا کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ ہر کارکن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے سو فیصدی پورا ہو جائے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تحریک قرضہ پچاس ہزار

مندرجہ بالا تحریک میں قرضہ دہندگان کی جو فہرست الفضل مجریہ ۲۰ تبوک ۱۳۲۰ہش مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۴۱ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس مد میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں۔ جن کو میں شکریہ کے ساتھ شائع کرتا ہوں۔

نام	رقم
۲۰۔ خانصاحب منشی برکت علی صاحب ناظر بیت المال قادیان۔	۱۰۰/-/-
۲۱۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب الہ دین بون مل سکندرآباد دکن۔	۵۰۰/۰/-
۲۲۔ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی کریم بخش صاحب نئی دہلی۔	۵۰۰/-/-
۲۳۔ شیخ فضل حق صاحب ریلوے گارڈ سہارنپور	۱۰۰/۰/-
۲۴۔ کپتان ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب پنشنر قادیان۔	۱۰۰/۰/-
۲۵۔ ایک دوست	۱۳۰۰/۰/۰
۲۶۔ قریشی محمد مطیع اللہ صاحب قادیان	۱۰۰/-/-
۲۷۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب میڈیکل آفیسر کھڑ جوگی ضلع اٹک۔	۱۵۰/۰/-
۲۸۔ چوہدری خوشی محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی چک ۵۴۳ ضلع ملتان	۱۰/۰/-
۲۹۔ مستری عبدالغفور صاحب بیکری سٹیفل ہوٹل ڈلہوزی۔	۱۰۰/۰/-
۳۰۔ خانصاحب ظفر الحق خانصاحب۔ پی۔ سی۔ ایس سیکرٹری میونسپل کمیٹی لاہور	۲۰۰/۰/-
۳۱۔ بابو بشیر الحق صاحب سنٹرل آرڈیننس ڈپو۔ دہلی چھاؤنی	۲۰۰/۰/۰
میزان	۳۴۵۰/-

سابقہ وصول شدہ رقم کو شامل کرکے وصولی قریباً نو ہزار ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مزید وعدے موصول ہوئے ہیں۔

نام	رقم
۹۔ بابو عبدالعزیز صاحب پنشنر معاون ناظر بیت المال قادیان	۱۰۰/-/-
۱۰۔ ملک نور خانصاحب۔ کارکن لنگر خانہ	۱۰۰/۰/-
۱۱۔ سردار محمد یوسف صاحب۔ ایڈیٹر اخبار نور	۱۰۰/۰/-
۱۲۔ بابو اکبر علی صاحب پنشنر۔	۲۰۰/۰/-
	۵۰۰/-/-

اب کل وصول شدہ اور موعودہ رقم کی میزان گیارہ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اور باقی انتالیس ہزار روپے کے وعدے ہونے ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کا تبادلہ

مسٹر G. L. Holliday S. P. جو گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ اس ضلع میں اپنا عرصہ ملازمت پورا کرکے تبدیل ہو گئے ہیں۔ ہمیں ان کے تبادلہ پر دلی افسوس ہے۔ کیونکہ مسٹر ہالیڈے ان فرض شناس افسران میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنی پوری کوشش اور دیانت داری کے ساتھ انصاف کے ترازو کو ہر طرح قائم رکھا۔ جیسا کہ جماعت کو معلوم ہے۔ گذشتہ عرصہ میں اس ضلع میں بعض افسران ایسے بھی آتے رہے ہیں۔ جن سے ہمیں بجا طور پر شکایت پیدا ہوتی رہی ہمیں اس بات کے اظہار میں دلی خوشی ہے۔ کہ مسٹر ہالی ڈے کا رویہ نہ صرف عام پبلک کے لئے بلکہ جماعت احمدیہ کے لئے بھی ہر طرح منصفانہ دیانت دارانہ اور ہمدردانہ رہا ہے۔ جب کبھی بھی جماعت کو ان سے کوئی کام پڑا۔ انہوں نے فوراً بلا توقف ہمدردانہ توجہ دے کر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ ایسے منصف مزاج افسر کا تبادلہ حقیقتاً ہمارے لئے دلی افسوس کا موجب ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آئندہ بھی مسٹر ہالیڈے کو جہاں کہیں بھی وہ ہوں پبلک کی عمدہ خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے لئے ترقیات کا راستہ کھول دے ؛

ناظر امور عامہ قادیان

"اہلحدیث" اور "پیغام صلح" کے مشترکہ اعتراض کا جواب

(۱)

سوال

اخبار "اہلحدیث" ۱۹ ستمبر میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے "قادیانی علماء سے ایک نہایت اہم سوال" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ اور اسی کو "پیغام صلح" نے اپنے صفحہ میں نقل کیا ہے۔ اس کا ملخص یہ ہے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں وفات مسیح پر جو تیس آیات پیش فرمائی ہیں۔ ان میں سے نمبر ۲۱ پر آیت خاتم النبیین ہے۔ اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم "نبیوں کے ختم کرنے والے" ہوئے تو حضرت عیسٰےؑ کیسے دوبارہ تشریف لا سکتے ہیں جبکہ وہ خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ اس پر مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی دریافت کرتے ہیں۔ کہ جب حضرت عیسٰےؑ بوجہ نبی اور رسول ہونے کے نہیں آ سکتے تو حضرت مرزا صاحب بھی صادق نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ مدعی نبوت و رسالت ہیں۔ مولوی صاحب کے الفاظ یہ ہیں:۔

۱۔ "اس مقام پر ہم قادیانی جماعت سے سوال کرتے ہیں۔ کہ آیا اس استدلال سے جناب مرزا صاحب آنجہانی کے دعوئے نبوت و رسالت میں تو کوئی خلل واقعہ نہیں ہوتا؟"

۲۔ "حضرت عیسٰےؑ بوصف رسالت موصوف ہو کر نہیں آ سکتے۔ تو مرزا صاحب بھی مثیل مسیح بوصف رسالت نہیں ہو سکتے۔ ہاں رسالت سے معرا ہو کر مثیل مسیح بنتے تو الگ بات تھی کیا قادیانی علماء اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے" (اہلحدیث ۱۹ ستمبر)

استدلال کی صحت کا ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے باون ۵۲ سال قبل قائلین حیات مسیحؑ کے سامنے یہ استدلال پیش فرمایا تھا۔ اتنے طویل عرصہ کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو جو جواب سوجھا۔ وہ انہی کے الفاظ میں اوپر درج ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گرفت واقعی لاجواب ہے۔ غیر احمدی عقیدہ مجموعہ تناقضات تھا۔ ایک طرف تو وہ کہتے تھے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے صرف یہ ہیں کہ "ختم کرنے والا نبیوں کا"۔ اور دوسری طرف وہ ایک مستقل اور براہ راست نبی حضرت عیسٰےؑ کی آمد کے قائل تھے۔ اور یہ دونوں باتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہ "مشکل" جو ۱۳۰۸ھ ہجری میں غیر احمدی علماء کے سامنے رکھی گئی تھی۔ اس کے حل کرنے سے عاجز آکر مولوی محمد ابراہیم صاحب نے اسے جماعت احمدیہ کے سامنے دہرا دیا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ غیر احمدی اپنے عقیدہ کی صحت کے اثبات سے لاچار و عاجز ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس عجز کا یوں اقرار کیا کہ ۱۳۲۹ھ میں اپنی تفسیر ثنائی میں آیت خاتم النبیین کے ترجمہ و تفسیر میں صرف اتنا لکھا:۔

"وہ (آنحضرت) اللہ کے رسول۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے خدا ان کی مدد ضرور کرے گا۔ کیونکہ وہ اللہ کے محبوب ہیں" (جلد ۶ ۔ صفحہ ۱۲۵)

گویا مولوی ثناء اللہ صاحب نے خاتم النبیین کا وہ ترجمہ ہی نہیں کیا۔ جسے مولوی سیالکوٹی صاحب "تمام مسلمانوں کا ترجمہ" قرار دیتے ہیں۔ آخر آیت میں، اس کے ترجمہ میں اور اس کی تفسیر میں وہی لفظ کیوں دہرایا گیا ہے کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استدلال کی صحت کا اعتراف نہیں؟

اجماعی عقیدہ

اسلامی تاریخ میں جہاں تک مسیح موعود کی آمد کے عقیدہ کا ثبوت ملتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ثابت ہے۔ کہ امت مسلمہ نے ہمیشہ مسیح موعود کی آمد بوصف رسالت ہی تسلیم کی ہے۔ ہاں یہ تاویل کی گئی ہے۔ کہ وہ تابع شریعت محمدیہ ہوں گے۔ اس لئے ان کی نبوت و رسالت خاتمیت محمدیہ کی ناقض نہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول لا تقولوا لا نبی بعدہ کو امام محمد طاہرؒ مصنف مجمع البحار اور امام ابن قتیبہ رح نے اسی خیال پر محمول کیا ہے (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۵ و تاویل مختلف الحدیث صفحہ ۲۳۵-۲۳۶) ملا علی قاری نے بھی یہی توجیہہ بیان کی ہے (موضوعات صفحہ ۶۹) امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں۔ واذا انزل السید عیسٰی یحکم بشریعتہ کہ جب حضرت عیسٰےؑ اتریں گے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ (جلالین جلد ۲ صفحہ ۔۔) امام سیوطی کا تو یہاں تک فتوٰے ہے۔ ومن قال بسلب نبوتہ فقد کفر کہ جو شخص مسیح کے وصف رسالت سے معرا ہونے کا عقیدہ رکھے۔ وہ کافر ہے (حجج الکرامہ) مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی تحریر کرتے ہیں "یاتی عیسٰی فی اخر الزمان علی شریعتہ وھو نبی کریم علی حالہ لا ینقص منہ" (دافع الوسواس صفحہ ۲۸) کہ عیسٰےؑ آخری زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے پابند ہو کر آئیں گے۔ اور وہ بہر حال نبی ہوں گے۔ اس مقام سے کثرت سے ہوں گے اس قسم کے بیسیوں حوالجات موجود ہیں اور غالباً مولوی محمد ابراہیم صاحب کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔ کہ مسیح موعود کے بوصف رسالت ہونے پر امت محمدیہ کا اجماع ہے۔ یعنی جن لوگوں نے مسیح موعود کی بعثت کو تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے اسے متصف بہ نبوت ہی مانا ہے۔ خواہ وہ مسیح کی جسمانی آمد کے قائل تھے۔ یا معنوی بعثت کے۔ وہ اسے نبی اور رسول ہی قرار دیتے رہے ہیں۔ اور ایسا ہونا اس لئے بھی ضروری تھا۔ کہ نبی اپنے عہدہ سے معزول نہیں ہو سکتا۔ اور اس لئے بھی کہ امت محمدیہ کا مسیح موعود امت اسرائیلی کے مسیح سے افضل تو ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے کمتر نہیں ہو سکتا۔ پس امت محمدیہ کے مسیح موعود کا شان نبوت کے ساتھ آنا ضروری تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو" (نزول المسیح صفحہ ۔۔ حاشیہ)

خاتم النبیین کا مکمل مفہوم

مولوی صاحب کو بزعم خود جو مشکل نظر آئی وہ خاتم النبیین کا مکمل مفہوم مدنظر نہ رکھنے کا نتیجہ ہے۔ خاتم النبیین اپنی ترکیب اور وضعیت کے باعث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور سیادت کے اثبات کے لئے نازل ہوا۔ والخاتم یجب ان یکون افضل (تفسیر کبیر جلد ۶) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت دو امر کی متقاضی ہے (اول) آپ کے بعد آپ کی طرح مستقل یا صاحب شریعت نبیوں کا دروازہ بند ہو تا وہ شان محمدی کے مقابل بطور ند یا نظیر یا مساوی نہ قرار دیئے جائیں۔ دوم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ کمال کے ثابت کرنے کے لئے آپ کے امتیوں پر سب کمالات کے حصول کے دروازے کھلے رکھے جائیں۔ علماء سلف نے امر اول کے اظہار کے لئے بصراحت لکھا ہے:۔ کہ ختم نبوت سے مراد شریعت والی نبوت کا انقطاع ہے۔ اور امر دوم کو یہ کہکر ثابت کیا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں۔ آنحضرتؐ نبیوں کے باپ ہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ ۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کے معنے کے دونوں لازموں کا ذکر کر کے ان سے استدلال فرمایا ہے ازالہ اوہام کے زیر نظر حوالہ میں مستقل رسول حضرت عیسٰےؑ کی دوبارہ آمد کے عقیدہ کی تردید کے لئے آیت خاتم النبیین کو پیش فرمایا ہے۔ دوسری جگہ دوسرے اثباتی پہلو کے ذکر پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

خاتم النبیین کا یہ مکمل مفہوم ہے۔ جو آیات قرآنیہ۔ احادیث نبویہ۔ شواہد لغویہ اور سلف صالحین کے بیانات سے ثابت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں بوضاحت اس مفہوم کو بیان کیا گیا ہے۔ اور یہی جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے:۔

"مشکل" کا حل

مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں صاف ظاہر ہے کہ آیت خاتم النبیین کے مسلمہ مفہوم کی رُو سے حضرت عیسٰےؑ صاحب انجیل رسول کا آنا ممتنع اور محال ہے۔ کیونکہ اس کی نبوت و رسالت فیض محمدی کا نتیجہ اور اتباع شریعت اسلامیہ کا ثمرہ نہیں۔ وہ ایک مستقل رسول ہیں۔ اس لئے ان کا آنا خاتمیت محمدیہ کے منافی ہے۔ لہٰذا آیت خاتم النبیین وفات مسیح کی واضح دلیل ہے۔ لیکن چونکہ

ڈلہوزی کا واقعہ اور معاصر "حق" لکھنو

یو۔پی کا معزز روزنامہ "حق" ۲۷؍ ستمبر بعنوان "امیر جماعت احمدیہ کی توہین" لکھتا ہے

"احمدیہ جماعت نے حکومت کی وفاداری اور اس کی خیر خواہی کے لئے اپنے کو جس حد تک وقف کر رکھا ہے اس سے ہندوستان کے اندر کا رہنے والا کوئی فرد ناواقفیت کا مدعی نہیں ہوسکتا۔ اس کے امیر کی ہر سرگرمی اس جماعت کے عالم وجود میں آنے کے بعد سے اس وقت تک اسی عنوان کے ماتحت رہی ہے۔ ہندوستان کے سیاسی انقلابات ہندوستان کی مختلف سیاسی جماعتوں کی انقلاب پسند سرگرمیاں ان میں سے کوئی چیز اس جماعت کو حکومت کی وفاداری کے "جادۂ مستقیم" سے اس وقت تک متزلزل نہ کرسکی۔ پھر یہ بھی نہیں کہ یہ جماعت ہندوستان کے کسی ایک صوبہ تک محدود ہو بلکہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکی ہے۔ اور بیرون ہند میں بھی اس کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس طرز عمل کو ہم کسی طرح سکون قلب اور نظر پسندیدگی سے نہیں دیکھ سکتے۔ کہ جو ابھی حال میں اس کے امیر کے ساتھ ڈلہوزی (پنجاب) میں پولیس کے چند غیر ذمہ وار افسروں نے برتا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۰؍ ستمبر ۱۹۴۱ء کو چھٹی رساں ڈاک میں ایک مشکوک پیکٹ امیر ممدوح کے ۱۷ سالہ صاحبزادہ کے نام لایا۔ اس پیکٹ میں حکومت کے خلاف ایک باغیانہ پمفلٹ تھا۔ کہ جو انہوں نے فی الفور اپنے باپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ انہوں نے اس پیکٹ کو دیکھتے ہی اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کو طلب کیا۔ اور انہیں ہدایت کی کہ اسے ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی خدمت میں روانہ کر دیا جائے اور اس خط کے ساتھ کہ کسی شخص نے ان کے لڑکے کے ساتھ یہ شرارت کی ہے اور ممکن ہے کہ اس قسم کے پمفلٹ پنجاب کے دوسرے نوجوانوں کو بھی بھیجے گئے ہوں۔ لہذا اس مفسدہ پرداز کا پتہ لگانے کی پوری کوشش کی جائے۔ ابھی وہ اپنے سیکرٹری کو یہ ہدایات کر ہی رہے تھے۔ کہ پولیس کانسٹیبلوں کی ایک جماعت ایک یا دو ہیڈ کانسٹیبلوں کی معیت میں وہاں پہونچی اور اس نے اس پیکٹ کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور اس کے پیچھے مسلح کانسٹیبلوں کی دوسری جماعت کہ جس نے نہائت بے تکلفی کے ساتھ مکان کے ہر کمرے میں داخل ہونا شروع کر دیا۔ پولیس کی یہ جمعیت پانچ یا چھ گھنٹے مسلسل اس کوٹھی میں رہی۔ اور امیر جماعت کی ہر طریقہ سے توہین کرتی رہی۔

اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو ہم گورنمنٹ پنجاب سے یہ پوچھنے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ کہ ایک ایسی محترم اور باعزت شخصیت کے خلاف کہ جو ایک طاقتور جماعت کا سردار اور امیر ہے۔ اور جس کی شخصی اور جماعتی وفاداری حکومت کے ساتھ ضرب المثل کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی پولیس نے اس قسم کا اہانت آمیز برتاؤ کیوں کیا۔ اور کس کے حکم سے۔ اس جماعت کے بارے میں ظاہر ہے کہ یہ شبہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ کہ اس کا کوئی فرد چہ جائیکہ اس کا خود امیر حکومت کے خلاف کسی باغیانہ لٹریچر کی نشر و اشاعت کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لئے کہ نہ صرف سابقہ موقعوں پر بلکہ موجودہ جنگ میں بھی ان کا گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ اتحاد عمل اور اتحادی حکومتوں کی تائید میں ان کا پروپیگنڈا ہر ایک کے علم میں ہے۔ اور اگر اس کے باوجود بھی کسی ایسی ممتاز و محترم شخصیت کے ساتھ حکومت پنجاب اس قسم کے طرز عمل کو جائز قرار دے سکتی ہے۔ تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی دوسرے کو اس سے کیا توقع رکھنی چاہیئے۔ اور یہ بھی تو دیکھیے کہ انصاف اور قانون کے کس ضابطہ اور اصول کے ماتحت ایسے شخص کو کہ جس کا وفاداری کا ریکارڈ اتنا شاندار ہو محض منحوبانہ لٹریچر کے ڈاک سے وصول کرنے کی پاداش میں مجرم قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر قصوروار کوئی ہوسکتا ہے تو اس کا بھیجنے والا نہ کہ اس کا پانے والا

بہر حال ہم اس زبردست مذہبی اور سیاسی اختلافات کے باوجود کہ جو ہمارے اس جماعت سے ہیں۔ پنجاب پولیس کے اس غیر شریفانہ طرز عمل کے خلاف اپنے دلی غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے اس کی تحقیقات اور تلافی اور آئندہ کے لئے اس کے انسداد کی پرزور خواہش کرینگے۔ اور اگر واقعات وہ نہیں ہیں۔ کہ جو اس سلسلہ میں ہمارے علم میں آئے۔ اور جو ہم نے مختصراً سطور بالا میں بیان کئے ہیں تو حکومت پنجاب کا یہ ایک ضروری اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ امیر جماعت احمدیہ کے اس بیان کے جواب میں کہ جو انہوں نے روزنامہ "الفضل" میں اس کے متعلق شائع کیا ہے۔ اپنا جوابی بیان شائع کر کے اپنی پوزیشن کی صفائی پیش کر دے۔ تاکہ عام قلوب میں اس کے اس طرز عمل سے جو بے چینی پیدا ہوئی ہے وہ رفع ہو جائے۔ کیا سر سکندر کی حکومت ہمارے اس جائز مطالبہ کو پورا کرنے پر تیار ہوسکتی ہے؟"

اخباری کاغذ کے متعلق انتہائی مشکلات اور احباب کرام

ہم آغاز جنگ سے احباب جماعت کے سامنے کاغذ کی گرانی سے پیدا شدہ مشکلات پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ اول اول تو صرف اخباری کاغذ کی گرانی کا سوال درپیش تھا۔ لیکن اب نہ صرف کاغذ چار گنا سے بھی زیادہ گراں ہوچکا ہے۔ بلکہ نایاب ہے۔ مارکیٹ میں اخباری کاغذ بالکل ختم ہے جس تاجر کے پاس تھوڑا بہت موجود ہے۔ وہ اسے فروخت نہیں کرتا۔ اور دیسی کاغذ کی قیمت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ اور یہ کاغذ بھی میسر نہیں آتا۔ ان حالات میں بہت سے اخبارات اس وقت بالکل جانکنی کی حالت میں سے گزر رہے ہیں۔ ہماری مشکلات دوسرے اخبارات سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ الفضل کے لئے زندگی کا ایک ایک سانس نہائت دشوار ہے۔

ہم نے اپنی مشکلات پیش کرتے ہوئے احباب جماعت سے گزارش کی تھی۔ کہ وہ اخبار کی خریداری بڑھا کر اس نازک موقعہ پر امداد کریں۔ لیکن افسوس کہ مشکلات کے مقابلہ میں ابھی وقت تک امداد بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ حالات چونکہ نازک سے نازک تر ہوتے جارہے ہیں اس لئے ہم پھر احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ موقعے کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے دست تعاون بڑھائیں۔ اور الفضل کی اشاعت بڑھانے کی خاص کوشش کریں۔

نماز تراویح مسنون طریق سے پڑھی جائے

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں رمضان المبارک کے روزوں کے ذکر میں عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیتے ہوئے نماز تراویح کا ذکر فرمایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا تھا کہ مسنون طریق یہی ہے کہ پچھلے وقت اٹھ کر تراویح پڑھی جائیں۔ عشاء کی نماز کے بعد جو پڑھی جاتی ہے وہ کمزور لوگوں کے لئے ہے جسے حضرت عمرؓ نے جاری فرمایا لور اسے بدعت حسنہ قرار دیا۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتوےٰ ملاحظہ ہو۔

ایک صاحب کے سوال پر کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخر شب کے پڑھا دی جائیں تو کیا یہ جائز ہے۔

جواب۔ حضرت اقدس نے فرمایا کچھ حرج نہیں پڑھ لیں۔ (بدر ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء) مہربانی کر کے منتظمین جماعت تراویح کے لئے مسنون طریق اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ ناظر تعلیم و تربیت

وار ڈیپو لاہور کی طرف سے جنگی ہسپتالوں کیلئے ضروری سامان

گذشتہ منگل کے روز لاہور ڈیپو سے ہسپتالی کپڑوں اور دیگر ضروریات کے سامان کی اٹھارہ پیٹیاں اور گیارہ گانٹھیں جن کا مجموعی وزن ۴۲ من تھا باہر بھیجنے والی ایک بندرگاہ کو ارسال کئے گئے ہیں گذشتہ دو ماہ میں ورک پارٹیوں نے پنجاب صوبہ سرحد اور کشمیر میں جو کام کیا۔ یہ سامان اس کے نتائج کا ایک حصہ ہے۔ علاوہ ازیں شمالی ہندوستان کے کئی ہسپتالوں کو لاہور ڈیپو سے سامان وغیرہ بھیجا گیا ہے۔ جو لوگ ہسپتال کے سامان کی تیاری پوری محنت سے کرتے ہیں۔ وہ اس سامان کے ایسے استعمال پر بجا طور پر ناز کر سکتے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر آج مسٹر روز ویلٹ اور مسٹر کارڈل ہل وزیر خارجہ نے دیر تک گفتگو کی معلوم ہوا ہے۔ مسٹر روز ویلٹ کانگریس سے یہ سفارش کرنے والے ہیں۔ کہ امریکن جہازوں پر توپیں چڑھا دی جائیں۔ اور انہیں جنگی علاقہ میں جانے کی اجازت دی جائے مسٹر روز ویلٹ نے یہ بھی کہا۔ کہ امریکہ میں جس قدر سامان جنگ تیار ہو رہا ہے۔ اس کا آدھا ان ملکوں کو دیا جا رہا ہے۔ جو نازی ازم کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور باقی نصف امریکہ کے لئے رکھا جاتا ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر مسٹر چرچل وزیر اعظم کی اس تقریر کو اخبارات نے بہت پسند کیا جو انہوں نے کل ہوس آف کامنز میں کی۔ اور جس میں روس کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کا اعلان کیا۔ تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر جنگ کی موجودہ صورت حالات پر کل مسٹر چرچل نے دارالعوام میں ایک بیان دیا۔ جس میں کہا بحر اوقیانوس کی جنگ میں جرمنی نے زیادہ سے زیادہ آبدوزیں اور طویل پرواز کرنے والے طیارے استعمال کئے۔ مگر پھر بھی ہماری دفاعی تدابیر مؤثر ثابت ہو رہی ہیں جولائی اگست ستمبر میں ہمارے جہازوں کا نقصان گذشتہ سہ ماہی کے مقابلہ میں ایک تہائی ہوا ہے۔ اور دشمن کا گذشتہ سہ ماہی سے ڈیڑھ گنا۔ سامان جنگ لانے والے جہاز بہت کم ضائع ہوئے ہیں۔ غذا کے بارہ میں ہماری حالت گذشتہ سال بہت مضبوط ہے۔ اور ۴۲ء میں ہم لاکھوں ٹن اشیائے خورد و نوش اور رسے اگائیں گے مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ دشمن کی طرف سے بحری حملوں کا خطرہ جاتا رہا ہے۔ روس کو ہم زیادہ سے زیادہ امداد دے رہے ہیں۔ اور ماسکو کانفرنس میں امداد کی مزید صورتوں پر غور ہوگا۔ طیاروں اور ٹینکوں کے علاوہ ہم روس کو ایلومینیم ربڑ اور دیگر ضروری چیزیں بھی بھیج رہے ہیں۔ ہم ایک مضبوط اور بہترین قسم کے سامان سے پوری طرح مسلح فوج تیار کر چکے ہیں۔ صرف برطانیہ کا ڈیفنس کرنے والی فوج کی تعداد بیس لاکھ ہے۔ آخر میں آپ نے کہا اس بات کا بظاہر کوئی امکان نہیں۔ کہ سردیوں میں روس پر حملہ کی شدت کم ہو جائیگی۔ یا برطانیہ پر یورش کا خطرہ باقی نہیں رہے گا۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر ماسکو کانفرنس نے کام کی سہولت کے لئے چھ سب کمیٹیاں مقرر کر دی ہیں۔ جنہوں نے اپنا اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اور اس طرح کانفرنس اپنے مشن کی تکمیل بہت جلد کرے گی۔ برطانیہ کی طرف سے لارڈ بیور بروک نے اور امریکن نمائندہ نے اپنی حکومت کی طرف سے روس کی پوری پوری امداد کا یقین دلایا۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر برطانوی طیاروں کا دوسرا سکوارڈرن دشمن کے ۲۴ طیارے گرا چکا ہے۔

قاہرہ۔ ۳۰ر ستمبر حال میں حبشہ میں جس مقام پر اطالویوں نے ہتھیار ڈالے ہیں وہاں تین ہزار اطالوی گرفتار کئے گئے ہیں۔

انقرہ۔ ۳۰ر ستمبر۔ آج ترکی کے صدر عصمت انونو کا یوم پیدائش تھا۔ ڈنمارک اور انگلستان کے بادشاہوں کے علاوہ ہٹلر کی طرف سے بھی آپ کو پیغام مبارکباد بھیجا گیا۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر کل رات برطانوی طیاروں نے بحیرہ بالٹک میں دشمن کی بندرگاہ سٹیٹن پر حملہ کیا۔ اس بندرگاہ کو لینن گراڈ پر حملہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جرمنی اور فرانس کی دو اور بندرگاہوں پر بھی حملے ہوئے۔ گذشتہ تین ماہ میں جرمنی پر دو سو فضائی حملے کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر بحیرہ روم میں برطانوی جہازوں کے ایک قافلے پر اطالوی طیاروں نے حملہ کیا۔ ہمارا صرف ایک تجارتی جہاز کام آیا۔ اور ایک جنگی جہاز کو نقصان پہنچا۔ باقی تمام جہاز منزل پر پہنچ گئے حملہ آور طیاروں میں سے تیرہ برباد کر دیئے گئے۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر مشرقی محاذ جنگ کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ گذشتہ کئی روز سے دشمن کسی جگہ بھی پیشقدمی نہیں کر سکا۔ لینن گراڈ کے متصل روسیوں نے ایک چھوٹے سے شہر اور کئی دیہات پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ وسطی علاقہ میں مارشل تموشنکو کی فوج دشمن کو ساٹھ میل لمبے محاذ پر پیچھے دھکیل رہی ہے۔ اور ایک ڈویژن کا صفایا کر دیا ہے۔ اس محاذ پر اب تک دشمن کے ۳۱ ڈویژن برباد کئے جا چکے ہیں اور کم سے کم بیس ہزار جرمن ہلاک ہو چکے ہیں۔ کریمیا پر دشمن کے حملوں کا سلسلہ شدت سے جاری ہے۔ مگر ابھی تک اسے سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

کوئٹہ۔ ۳۰ر ستمبر۔ آج پھر یہاں زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے۔ شدید گڑگڑاہٹ کی آواز بھی دو دفعہ سنائی دی۔ دو بارکیں پھٹ گئی ہیں۔ اس لئے دکانداروں کے لئے ۵۰۰ خیمے مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر سنگاپور میں مزید برطانوی فوج پہنچ گئی ہے جس کے پاس سامان جنگ کے علاوہ طیارے بھی ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر آسٹریلین پارلیمنٹ کی لیبر پارٹی کل حکومت آسٹریلیا کے خلاف تحریک مذمت پیش کرے گی۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر کینیڈا سے مزید فوجیں سلامتی کے ساتھ برطانیہ پہنچ گئی ہیں سامان جنگ بھی بھاری مقدار میں آیا ہے

شملہ۔ ۳۰ر ستمبر حکومت ہند نے غیر جانبدار ممالک میں دشمن کی فرموں کی ایک فہرست شائع کی ہے جن کے ساتھ تجارتی کاروبار کرنے کی ممانعت ہے۔

سیالکوٹ۔ ۳۰ر ستمبر مجلس احرار کے دفتر سے کل جو کمیونسٹ لٹریچر برآمد ہوا تھا اس کے سلسلہ میں آج دفتر کے ایک کارکن کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر سپلائی منسٹر کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ تمام سال میں برطانیہ میں اتنے ٹینک تیار نہ ہو سکے تھے جتنے اس سال صرف جولائی۔ اگست اور ستمبر میں ہوئے ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر برطانیہ کے ڈائرکٹر جنرل آف انفارمیشن آج ماسکو روانہ ہو گئے جہاں وہ روس کے وزیر اطلاعات سے ملاقات کریں گے۔ یہ ملاقات بھی موجودہ جنگی حالات کے پیش نظر ہو رہی ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر روس میں ایک ایسا فوجی ڈویژن ترتیب دیا جا رہا ہے جس میں صرف پول ہی بھرتی ہونگے۔ اور روسیوں کے دوش بدوش جرمنوں کا مقابلہ کریں گے

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر کریمیا کی تسخیر کے لئے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن پوری طاقت صرف کر دیں گے۔ کیونکہ گھاٹی پر بے شمار فوج اور سامان جنگ جمع کیا گیا ہے

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر فلپائن کے جاپانی باشندے ایک جاپانی جہاز میں سوار ہو کر اپنے ملک کو واپس چلے گئے ہیں۔

سنگاپور۔ ۳۰ر ستمبر مسٹر ڈف کوپر بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان آ رہے ہیں یہاں وہ وائسرائے ہند سے گفت و شنید کریں گے سنگاپور واپس جانے سے قبل برما جائیں گے اور سنگاپور سے آسٹریلیا روانہ ہو جائیں گے

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ باطوم کو جو ساحل جارجیا پر واقع ہے۔ بحری چھاؤنی کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

شملہ۔ ۳۰ر ستمبر وائسرائے ہند اپنے خاندان اور سٹاف کے ساتھ ۱۴ر اکتوبر کو یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اور مختصر دورہ کے بعد ۲۶ر اکتوبر کو دہلی پہنچیں گے

استنبول۔ ۳۰ر ستمبر ایران سے خارج شدہ نازیوں کا آخری قافلہ جو ۴۷۴ افراد پر مشتمل ہے۔ کل یہاں پہنچ گیا۔ اس میں جرمن سفیر مقیم طہران اور اس کا سٹاف بھی شامل ہے۔ جرمن سفیر نے ان سے طویل گفتگو کی۔

لنڈن۔ ۳۰ر ستمبر مسٹر چرچل نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عنقریب ایوان میں ایران کے متعلق ایک اہم اعلان کیا جائیگا۔ ایران ہمارا اتحادی بن کر جرمنی کے پھندے سے آزاد ہو جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی